SHIV NADAR
INSTITUTION OF EMINENCE DEEMED TO BE
UNIVERSITY
DELHI NCR

CENTRE OF EXCELLENCE FOR
HIMALAYAN
STUDIES

Issue Brief

No. 1 July 2023

چین کا اویغوروں پر ظلم اور مغربی ایشیائی ممالک کی سرد مہری

ابو ظفر

© Centre of Excellence for Himalayan Studies, Shiv Nadar Institution of Eminence

About the Author: Dr. Abu Zafar is a Research Coordinator at the Centre for India West Asia Dialogue, New Delhi. His PhD from Jamia Millia Islamia in New Delhi is titled, 'China's West Asia Policy: A Case Study of the Media Discourse on the Civil War in Syria'. He can be reached at byzafar@gmail.com.

Cite this publication as:
Zafar, Abu. 2023. 'Turning a Blind Eye: West Asia and China's Persecution of the Uyghurs'. Centre of Excellence for Himalayan Studies, Shiv Nadar Institution of Eminence. Issue Brief. No.1. July. 1-7.

Centre of Excellence for Himalayan Studies
School of Humanities and Social Sciences
Shiv Nadar Institution of Eminence
NH-91, Tehsil Dadri, Gautam Budh Nagar District
Uttar Pradesh – 201314
INDIA
Ph: +91 120 7170100
E-Mail: chs.shss@snu.edu.in
Website: https://chs.snu.edu.in

چین کا اویغوروں پر ظلم اور مغربی ایشیائی ممالک کی سرد مہری

ابو ظفر

عرب لیگ کے 34 ارکان پر مشتمل وفد نے 30 مئی سے 2 جون تک شنجیانگ کے دارالحکومت ارومچی کے ساتھ ساتھ تاریخی شہر کاشغر کا چار روزہ دورہ کیا۔ اگرچہ عرب لیگ یا اس کے وفد کی طرف سے اس بابت سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا لیکن چین کی وزارت خارجہ کا دعویٰ ہے کہ وفد نے مساجد، اسلامی اداروں اور مقامی کاروباری اداروں کا دورہ کیا۔ خبر ہے کہ وفد نے "انسداد دہشت گردی اور بنیاد پرستی سے متعلق ایک نمائش" میں بھی شرکت کی اور محصور اویغور افراد کی "خوشگوار زندگی کا راست طور پر "مشاہدہ کیا(Ministry of Foreign Affairs, China 2023)۔ چین کی وزارت خارجہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وفد جس میں عرب لیگ کے ممالک اور اس کے سیکرٹریٹ کے اہلکار شامل تھے، نے حکومت کے کردار کی تعریف کی اور "نسلی نسل کشی" اور "مذہبی ظلم و ستم" کے الزامات کو مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیا(Global Times 2023)۔

اویغور آبادی کے حقوق کی وکالت کرنے والے انسانی حقوق کے گروپوں نے عرب لیگ کے اقدامات پر یہ دلیل دیتے ہوئے تنقید کی ہے کہ اس طرح کے دورے شنجیانگ میں مسلمانوں کے ساتھ ہورہے ناروا سلوک کے حوالے سے صرف بیجنگ کے غیر مصدقہ بیانیے کی حمایت کرتے ہیں (Campaign for Uyghurs 2023)۔ یہ اپنی نوعیت کا دوسرا دورہ تھا۔ اس سے قبل اس سال جنوری کے شروع میں متحدہ عرب امارات کی ورلڈ مسلم کمیونٹیز کونسل کے علماء کی قیادت میں ایک دوسرے وفد نے اپنے دورہ شنجیانگ کے بعد چین کی پالیسیوں کی تعریف کی تھی(Wani 2023)۔ ان دوروں سے پہلے مذکورہ ممالک نے نہ صرف اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں چین کی حمایت کی تھی بلکہ ان کے رہنماؤں نے چین کے اپنے سرکاری دوروں پر بھی اس کا دفاع کیا تھا۔(Ensor 2019)

چین کو اس وقت شنجیانگ میں رہنے والی اس کی اویغور آبادی اور دیگر مسلم اکثریتی نسلی گروہوں کے خلاف نسل کشی سمیت انسانیت کے خلاف جرائم کے ارتکاب کے سنگین الزامات کا سامنا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں(Human Rights Watch 2021; OHCHR 2022) کا ماننا ہے کہ چین نے دس لاکھ سے زائد اویغوروں کو زبردستی حراست میں رکھا ہے جسے چینی حکومت "ری ایجوکیشن کیمپ" کے نام سے تعبیر کرتی ہے۔ یہ قیدی وحشیانہ جسمانی اور نفسیاتی تشدد کے ساتھ ساتھ جبری مشقت بھی برداشت کرتے ہیں۔ خواتین قیدیوں کے ساتھ چین کا سلوک خاص طور پر پریشان کن ہے، جنہیں جبری نس بندی، جنسی استحصال، اور یہاں تک کہ عصمت دری کا نشانہ بنایا جاتا ہے(Al Jazeera 2021)۔

مسلم تہذیب و ثقافت کی متعدد نشانیوں کو منظم طریقے سے ختم کیا جا رہا ہے۔ 2014 کے بعد سے اویغور افراد کے کسی بھی طرح کے "شدت پسند "رویے کی نگرانی کے لیے ان کے گھروں کی مسلسل تلاشی لی جاری ہے۔ یہاں تک کہ ان پر رمضان کے روزے رکھنے پر بھی پابندی ہے۔(Byler 2018)۔ ارومچی میں حلال کھانے کی دستیابی، جس کی پابندی اسلامی غذائی قوانین کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے، کے خلاف حکومت کی زیر قیادت مہم کی وجہ سے کافی حد تک کم ہو گئی ہے (Kuo 2018)۔ مزید برآں حکام نے اکثر غیر معیاری تعمیرات اور حفاظتی خدشات کے بہانے ہزاروں مساجد کو مسمار کر دیا ہے(Ruser et. al. 2020)۔ چینی کمیونسٹ پارٹی (سی پی سی) نے یہ انتباہ جاری کرتے ہوئے کہ اگر مذہبی انتہا پسندی کو مکمل طور پر ختم نہ کیا گیا تو پر تشدد دہشت گردی کو فروغ ملے گا، مسلمانوں کو "نظریاتی بیماری سے متاثر" کے طور پر پیش کیا ہے۔(Samuel 2018)۔

اویغور ڈیموگرافی

اویغور ایک ترک نژاد نسلی گروہ ہے جو کہ شنجیانگ کی کل آبادی کا 44.96 فیصد ہے، جب کہ ہان چینی 42.24 فیصد ہیں (Consulate General of the People's Republic of China in Toronto 2021)۔ چینی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی مختلف ذرائع سے شنجیانگ کی آبادیاتی ساخت (demography) میں ردوبدل کرتی رہی ہے۔ اور اس مقصد کے لیے گذشتہ چند دہائیوں میں دوسرے صوبوں سے کافی تعداد میں ہان چینیوں کو شنجیانگ منتقل کیا گیا

ہے(Li 2019)۔اس پالیسی کو شنجیانگ میں "ہانائزیشن" یا "ہانی فیکیشن" کہا جاتا ہے۔ حالیہ مردم شماری کے مطابق شنجیانگ میں ہان نسل کے لوگوں کی شرح نمو اویغور سے زیادہ ہے۔(Lew 2021)۔ جبری نس بندی اور دیگر طریقوں نے صوبے میں شرح پیدائش کو متاثر کیا ہے جس کے نتیجے میں 2017 سے صوبہ میں شرح پیدائش قومی اوسط سے کم ہے(Maizland 2022)۔

چین نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کے نام پر اپنے اقدامات کو مسلسل جائز ٹھہرانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم اقوام متحدہ کی 2022 کی ایک رپورٹ میں چین پر انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا الزام لگایا گیا ہے(United Nations News 2022)۔ مغربی ممالک مثلاً امریکہ، برطانیہ، فرانس اور جرمنی نے جہاں شنجیانگ میں چینی پالیسیوں کی مذمت کی ہے وہیں سعودی عرب، ایران، متحدہ عرب امارات، مصر، قطر اور بحرین سمیت متعدد مسلم اکثریتی ممالک نے شنجیانگ کی صورتحال پر چین کی حمایت کی ہے۔(Putz 2020)۔

2019 میں ان میں سے زیادہ تر ان 45 ممالک میں شامل تھے جنھوں نے اقوام متحدہ میں اس بیان کی حمایت کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ "چین نے شنجیانگ میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خطرات سے بچنے کے لئے اور تمام نسلی گروہوں کے انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے قانون کے مطابق متعدد اقدامات کیے ہیں۔" بیان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ یہاں "تمام نسلی گروہوں کے لوگ پرامن اور مستحکم ماحول میں اپنی خوشگوار زندگی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں"(cited in Putz 2020)۔ بعد ازاں 2020 میں قطر یہ کہتے ہوئے اس بیان سے دستبردار ہو گیا تھا کہ وہ "غیر جانبدارانہ موقف پر باقی رہنا چاہتا ہے"(Younes 2019)۔ ایران، جو خطے کی ایک اہم آواز ہے، سول سوسائٹی اور سیاست دانوں کے مطالبے کے باوجود، اس مسئلے پر یا تو خاموش ہے یا چینی حکومت کے موقف کی حمایت کرتا ہے (World Bulletin, n.d.; Esfandiari 2020)۔

ترکی جو پہلے اویغوروں کے حقوق کا ایک مضبوط حامی تھا، نے بھی حالیہ برسوں میں مختلف اقتصادی اور سیاسی عوامل کی وجہ سے اپنا موقف تبدیل کر دیا ہے۔(Alta 2021) مغربی ایشیا میں ڈکٹیٹروں اور سرکاری علماء کے درمیان اتحاد مسلمانوں کو ہان ثقافت میں شامل کرنے کے چین کے مقصد کو آسان بنا رہا ہے، اور اس طرح، چین میں اسلام کو چین کے قالب میں ڈھالنے(Sinicizing) کے بیجنگ کے مقصد کی تکمیل ممکن ہو رہی ہے۔(Hoffman 2023)۔

حکومتوں کے مشترک مفادات

چین کے اس رویے پر ان مسلم ممالک کی حمایت بہت سارے لوگوں کے لیے حیران کن ہے اور اویغوروں کی وکالت کرنے اور بیجنگ پر اس کے ان اقدامات کے لئے دباؤ ڈالنے میں ان کی ہچکچاہٹ کی وجوہات کے حوالے سے بہت سی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ان میں سے بہت سے ممالک چین کو اقتصادیات اور خاص طور پر خطے میں کم ہوتے امریکی اثر و رسوخ کے پیش نظر ایک اتحادی اور قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر مانتے ہیں، لیکن یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین بھی اپنی معاشی بہبود خاص طور پر توانائی کی ضروریات کے لیے ان ممالک پر انحصار کرتا ہے۔ مزید برآں، مغربی ایشیائی ممالک کے ساتھ چین کی گہری ہوتی ہوئی مصروفیت - جس کی مثال اس سال کے شروع میں سعودی عرب اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات کی بحالی میں ثالثی کے طور پر پیش کی گئی ہے - اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی مفادات سے آگے کی چیز ہے اور ان وسیع تر تعلقات میں ہمیں ایسے اشارے ملتے ہیں کہ ہم درج بالا مسئلے کو سمجھ سکیں۔

اولاً چین اور ان ممالک کے سیاسی کلچر میں ایک خاص مماثلت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ مغربی ایشیائی ممالک اور چینی حکومت کے نظریات الگ ہیں لیکن ان کے انداز حکمرانی میں بہت سی قدریں مشترک ہیں۔ مثلاً ان میں سے زیادہ تر ممالک میں چین کی طرح میں آمرانہ طرز حکومت رائج ہے۔ چین میں خود مختاری چینی کمیونسٹ پارٹی سے منسوب ہے جب کہ مغربی ایشیا میں یہ بنیادی طور پر حکمران خاندان کے پاس ہے۔ دوسرے الفاظ میں چین میں کمیونسٹ پارٹی ایک 'بڑے خاندان' کے طور پر سب کچھ ہے اور مغربی ایشیا میں خاندان کا سائز چھوٹا ہے۔ اپنی حکمرانی کا جواز پیش کرنے کے لیے کمیونسٹ پارٹی 'چینی خصوصیات کے ساتھ سوشلزم' کا نعرہ دیتی ہے تو مؤخر الذکر اسلامی عقیدے کی من مانی تشریحات استعمال کرتے ہیں۔ سرکاری نظریہ یا مذہبی لائن سے اختلاف کو دونوں نظام میں جرم سمجھا جاتا ہے اور ریاست اپنی پوری طاقت سے متبادل تشریحات کو دباتی ہے۔

عرب دنیا کی بادشاہتیں ہمیشہ اسلامی تعلیمات پر مبنی انقلابات سے خائف رہی ہیں اور انہوں نے اخوان المسلمون جیسی تنظیموں کے خلاف کارروائیاں کی ہیں جو اسلامی انقلاب کی وکالت کرتے ہوئے بادشاہت کو چیلنج کرتی رہی ہیں۔ یہ تنظیمیں حکمرانوں کی بدعنوانی، عدم مساوات اور انسانی حقوق سے انکار کے لیے بھی ناقد رہی ہیں، جس سے خطے میں مذہبی اور سیاسی اثر و رسوخ کے لیے طاقت کی کشمکش کا آغاز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حکمران 2011 میں بہار عرب کے دوران خاصے خوف زدہ تھے۔

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور مصر نے اپنے اقتدار کی حفاظت کے لیے ایسے ملکی اسلامی ادارے قائم کیے ہیں جو ایسے مذہبی جواز فراہم کرتے ہیں جو ریاست کے اقتدار اعلیٰ کا جواز فراہم کر سکیں۔ اس حکمت عملی کا مقصد مذہب کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے بہار عرب، متبادل اسلامی سیاست کی کسی بھی دوسری شکل اور وسیع تر سیاسی اختلاف کو غیر قانونی قرار دینا ہے۔ مذہبی مباحث کو کنٹرول کرنے کے لئے یہ ممالک اسلام کے ریاستی کنٹرول والے ورژن کو فروغ دیتے ہیں تاکہ ان کی حکمرانی کو درپیش چیلنجوں کو ختم کیا جا سکے (Hoffman 2023)۔ لہذا چین اور خلیج فارس کے یہ ممالک دونوں ایسی انقلابی سیاست سے خوفزدہ ہیں جو ان کی حکمرانی کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ شنجیانگ میں کمیونسٹ پارٹی اور حکومت کے خلاف تھوڑی بھی مزاحمت چینی حکام کو ایک جواز فراہم کرتی ہے کہ خلیج فارس کے ممالک کو ایک مشترکہ نظریاتی مخالفت کے خلاف آسانی سے قائل کر سکیں۔ نتیجتاً، مغربی ایشیا کے حکمران مذہب پر تسلط قائم کرنے اور اسے ریاستی اقتدار کے تابع کرنے کی مشترکہ کوششوں میں چین کے ہم پلہ بن گئے ہیں—اس لیے دونوں حکومتیں ایک ہی طرح کے طرز عمل کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔

دوسرے چین اور مغربی ایشیا کے ممالک دونوں ہی اختلاف رائے کی تمام اقسام کو دہشت گردی قرار دیتے ہیں اور اس طرح اپنی قومی سلامتی اور خودمختاری کے لیے انسداد دہشت گردی کے اقدامات کا جواز پیدا کرتے ہیں۔ داعش کے قیام کے بعد ترکستان اسلامک پارٹی (TIP) یا ترکستان اسلامک موومنٹ (TIM) جیسے گروہوں کے وجود نے اس بیانیے کو مزید تقویت دی ہے۔ چین نے مختلف بین الاقوامی فورم پر مسلسل اپنے تحفظات کا اظہار کرنے کے لیے ہر موقع کا استعمال کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ شنجیانگ کے عسکریت پسند شام میں باغی گروپوں میں شامل ہو رہے ہیں (Zafar 2023: 116-117)۔ ایسا کرتے ہوئے، بیجنگ نے شنجیانگ میں عام آبادی کے خلاف اپنے جابرانہ اقدامات کو بھی جائز ٹھہرانے کی کوشش کی ہے۔

چین کی خودمختار ممالک کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی بھی مغربی ایشیا کے آمر حکمرانوں کو خوب راس آتی ہے۔ اس پالیسی نے چین کو خطے کی پیچیدہ صورت حال خاص طور پر تنازعات اور سیاسی ہلچل کے دوران، کو صحیح طور پر ڈیل کرنے کے لائق بنایا ہے۔ نتیجے کے طور پر چین نے ان ممالک کے درمیان تنازعات، بشمول تشدد، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور یہاں تک کہ جنگوں میں ان پر تنقید سے گریز کر کے ایک مثبت امیج بنائی ہے۔ مزید یہ کہ امریکہ کی قیادت میں مغرب کے مداخلت پسندانہ اقدامات پر چین کی تنقیدوں سے باہمی مفادات میں یکسانی واضح ہوتی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ دونوں فریق شیشے کے گھر میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے سے بچتے ہیں۔

لہذا چین مغربی ایشیائی ممالک کو یہ باور کرانے میں کامیاب رہا کہ شنجیانگ کے مسائل خالصتاً اندرونی نوعیت کے ہیں اور اس میں بیرونی مداخلت کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ مزید برآں ان مقاصد کو تقویت دینے کے لیے چین کی کمیونسٹ پارٹی اور حکومت نے پوری تندہی سے ان ممالک کے پالیسی سازوں، مذہبی رہنماؤں اور صحافیوں کو اویغور کے مسئلے پر قائل کرنے اور انہیں اپنا حامی بنانے کی مہم شروع کی ہے (Andersen and Lons 2020: 102) ۔ سال 2011 میں بہار عرب کے بعد سے ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جہاں چین نے ان ممالک کے ایسے بیانیے کا ساتھ دیا جو مغربی طاقتوں کے بیانیے سے مختلف تھے۔ ایک قابل ذکر مثال سعودی صحافی جمال خاشقجی کا قتل ہے، جہاں چین نے سعودی عدالت کی جانب سے کیس نمٹانے پر اعتماد کا اظہار کیا (Arab News 2019)۔

اس کے بدلے مغربی ایشیائی ممالک بنا کسی سوال و جواب کے چین کے اویغوروں پر ظلم و ستم کی حمایت کرتے ہیں اور یہاں تک کہ چین کی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے ملک میں مقیم اویغور جلاوطنوں کو گرفتار کر کے واپس چین بھی بھیجتے ہیں (BBC 2020) ۔ چینی انٹیلی جنس اور سیکورٹی افسران بھی اکثر اپنے علاقائی ہم منصبوں کے ساتھ اس مسئلے پر تعاون بھی کرتے ہیں (Uyghur Human Rights Project n.d.) - حد تو یہ ہے کہ اس طرح کے واقعات حج کے

دوران بھی ہوئے کیوں کہ چین سے باہر مقیم اویغوروں کے حج کے دوران حراست میں لیے جانے اور بعد ازاں چین بھیجے جانے کے واقعات سامنے آئے ہیں (Radio Free Asia 2020; Jardine 2022)۔

خلاصہ

مسلم ممالک کے اقدامات اور شنجیانگ میں اویغور آبادی کے ساتھ چین کے سلوک کے لیے ان کی واضح حمایت قابل تشویش ہے۔ نسل کشی سمیت انسانیت کے خلاف جرائم کے سنگین الزامات کے باوجود مغربی ایشیا کے ممالک چین پر تنقید کرنے سے گریز کرتے رہے ہیں اور انہوں نے خود کو بیجنگ کی پالیسیوں سے ہم آہنگ کیا ہوا ہے۔ شاید اس کی وجہ سیاسی، معاشی اور نظریاتی عوامل کی یکسانیت ہے جس میں آمرانہ طرز حکمرانی میں مماثلت اور اختلاف رائے سے لڑنے کی یکساں حکمت عملی شامل ہے۔ مزید برآں چین کی دوسرے ممالک کے داخلی معاملات میں عدم مداخلت کی اعلان کردہ پالیسی خطے کے آمر رہنماؤں کے لئے ایک یقین دہانی ہے۔ چین پر ان کا معاشی انحصار اور خطے میں امریکہ اور مغربی طاقتوں کا گھٹتا ہوا اثر و رسوخ اس پر مستزاد ہے۔

چین نے مختلف ممالک کے پالیسی سازوں، مذہبی رہنماؤں، اور صحافیوں کو اویغور سے متعلق مسائل پر اپنا نقطہ نظر اپنانے کے لیے سٹریٹجک طور پر ایک جارحانہ کارروائی اپنائی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ عربی میڈیا میں اویغوروں پر ظلم و جبر کی داستان نسبتاً کم دکھائی دیتی ہے۔ یہ ممالک اویغور جلاوطنوں کو پکڑنے، چین واپس بھیجنے اور چینی انٹیلی جنس اور سیکیورٹی اداروں کے ساتھ تعاون کرنے جیسے اقدامات سے اویغور آبادی کو دبانے کی چین کی کوششوں کی کھلے عام حمایت کرتے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان ممالک میں نام نہاد سول سوسائٹی یا تو مفقود ہے یا ان کے درمیان ایسے مسائل پر بہت کم بات ہوتی ہے۔ مزید برآں متعدد سروے بتاتے ہیں کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے مقابلے میں، مغربی ایشیا میں عام لوگوں میں چین کے تئیں مثبت رد عمل کا گراف بڑھ رہا ہے (Khurma 2023; Abdelbary and Al Lawati 2023)۔ اس کے علاوہ ایران (Esfandiari 2020) جیسے ممالک میں محدود اختلافی آوازیں خاطر خواہ توجہ حاصل نہیں کر سکی ہیں۔

شنجیانگ میں چین کے اقدامات کے لیے ان ممالک کی حمایت بین الاقوامی اصولوں بشمول مذہبی اور نسلی اقلیتی آبادی کے ساتھ منصفانہ سلوک، کی پاسداری کے لیے ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں تشویش پیدا کرتی ہے۔ تاہم چین کے آمرانہ طرز کی نقالی اور اس کی حمایت کے ساتھ مستقبل قریب میں اس رویے میں کسی تبدیلی کے امکانات معدوم ہیں۔

نوٹ: یہ مقالہ دراصل انگریزی زبان میں لکھا گیا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ ابو ظفر نے کیا ہے۔ اصل انگریزی مقالے کا حوالہ درج ذیل ہے۔

Zafar, Abu. 2023. ‘Turning a Blind Eye: West Asia and China’s Persecution of the Uyghurs’. Centre of Excellence for Himalayan Studies, Shiv Nadar Institution of Eminence. *Issue Brief*. No.1. July. 1-7.

حوالہ جات

Abdelbary, Mohammed. and Abbas Al Lawati. 2023. China Surpasses US In Popularity Among Arab Youth as Beijing Expands Middle East Footprint’. CNN. 21 June. https://edition.cnn.com/2023/06/21/middleeast/china-surpasses-us-mideast-survey-mime-intl/index.html#:~:text=More%20young%20Arabs%20see%20China,relations%20firm%20ASDA'A%20BCW

Al Jazeera. 2021. ‘Uighur Tribunal Hears Evidence of Alleged China Abuses’. 4 June. https://www.aljazeera.com/news/2021/6/4/uighur-tribunal-hears-evidence-of-alleged-china-abuses

Alta, Kuzzat. 2021. ‘Why Erdogan Has Abandoned the Uyghurs’. Foreign Policy. 2 March. https://foreignpolicy.com/2021/03/02/why-

امکانات معدوم ہیں۔erdogan-has-abandoned-the-uyghurs/

Andersen, Lars Erslev. and Camille Lons. 2020. ‘The Geopolitical Implications of China’s Presence in the MENA Region’. In The Role of China in the Middle East and North Africa (MENA). Beyond Economic Interests?’ ed. Katarzyna W. Sidło EuroMeSCo Joint Policy Study 16. 88-108.

Arab News. 2019. ‘Saudi Arabia, China Talk Human Rights, Xinjiang’. 25 December. https://arab.news/mv7y6

BBC. ‘Uighurs in Exile: Arrested and deported back to China’. October 1, 2020. https://www.bbc.co.uk/programmes/p08t0pfp

Byler, Darren. 2018. ‘China’s Nightmare Homestay: Xinjiang’s Uighur Children Monitor Their Parents’. Foreign Policy. 26 October. https://foreignpolicy.com/2018/10/26/china-nightmare-homestay-xinjiang-uighur-monitor/

Campaign for Uyghurs. 2023. ‘CFU Condemns the Arab League’s Propaganda Tour to East Turkistan’. 5 June. https://campaignforuyghurs.org/cfu-condemns-the-arab-leagues-propaganda-tour-to-east-turkistan/

Ensor, Josie. 2019. ‘Saudi Crown Prince Defends China’s Right to Put Uighur Muslims in Concentration Camps’. The Telegraph. 22 February. https://www.telegraph.co.uk/news/2019/02/22/saudi-crown-prince-defends-chinas-right-put-uighur-muslims-concentration/

Esfandiari, Golnaz. 2020. ‘Ex-Lawmaker Raises Rare Criticism of Iran's Silence About China's Abuse of Uyghurs, Other Muslims’. Radio Free Europe/Radio Liberty. 7 August. https://www.rferl.org/a/ex-lawmaker-raises-rare-criticism-of-iran-s-silence-about-china-s-abuse-of-uyghurs-other-muslims/30771986.html

Farge, Emma, 2022. ‘UN Body Rejects Historic Debate on China’s Human Rights Record’. Reuters. 7 October. https://www.reuters.com/world/china/un-body-rejects-historic-debate-chinas-human-rights-record-2022-10-06/

Global Times. 2023. ‘Arab League’s Visit to Xinjiang Rejects Western Accusations of Ethnic Genocide, Religious Persecution’. 5 June. https://www.globaltimes.cn/page/202306/1291964.shtml

Hoffman, Jon. 2023. ‘Why China Has Found Willing Partners in the Middle East for Its Uyghur Repression’. Dawn. 5 May. https://dawnmena.org/why-china-has-found-willing-partners-in-the-middle-east-for-its-uyghur-repression/

Human Rights Watch. 2021. ‘Break Their Lineage, Break Their Roots: China’s Crimes Against Humanity Targeting Uyghurs and Other Turkic Muslims’. 19 April. https://www.hrw.org/report/2021/04/19/break-their-lineage-break-their-roots/chinas-crimes-against-humanity-targeting

Jardine, Bradley. 2022. ‘How the Arab World Became Complicit in China’s Repression of the Uighurs’. Time. 24 March. https://time.com/6160282/arab-world-complicit-china-repression-uighurs/

Khurma, Merissa. 2023. ‘China has a Growing Presence in Arab Hearts and Minds’ Wilson Center. 5 June.

https://www.wilsoncenter.org/article/china-has-growing-presence-arab-hearts-and-minds#:~:text=Many%20Arabs%20see%20China%20as,power%20will%20remain%20largely%20positive

Kuo, Lily. 2018. 'Chinese Authorities Launch Anti-Halal Crackdown in Xinjiang'. The Guardian. 10 October. https://www.theguardian.com/world/2018/oct/10/chinese-authorities-launch-anti-halal-crackdown-in-xinjiang

Lew, Linda. 2021. 'China Census: Migration Drives Han Population Growth in Xinjiang'. South China Morning Post. 15 June. https://www.scmp.com/news/china/politics/article/3137252/china-census-migration-drives-han-population-growth-xinjiang

Li, Wensheng. 2019. '"Hanification" of Xinjiang Through False Promises and Threats'. Bitter Winter. 27 June. https://bitterwinter.org/hanification-of-xinjiang-through-false-promises-and-threats/

Maizland, Lindsay. 2022. 'China's Repression of Uyghurs in Xinjiang'. Council on Foreign Relations (CFR). 22 September. https://www.cfr.org/backgrounder/china-xinjiang-uyghurs-muslims-repression-genocide-human-rights

Ministry of Foreign Affairs of the People's Republic of China. 2023. 'Foreign Ministry Spokesperson's Remarks on the US Senate's Passing of the So-called 'Strategic Competition Act of 2021' 5 June. https://www.fmprc.gov.cn/mfa_eng/xwfw_665399/s2510_665401/202306/t20230605_11089988.html

Office of the United Nations High Commissioner for Human Rights (OHCHR). 2022. 'Final Assessment on the Situation of Human Rights in Xinjiang, China'. 31 August. https://www.ohchr.org/sites/default/files/documents/countries/2022-08-31/22-08-31-final-assesment.pdf

Pradhan, S. D. 2020. 'Dragon intensifies its ethnic cleansing programme in Xinjiang; justifies its removal from the permanent membership of UNSC'. The Times of India. 27 September. https://timesofindia.indiatimes.com/blogs/ChanakyaCode/dragon-intensifies-its-ethnic-cleansing-programme-in-xinjiang-justifies-its-removal-from-the-permanent-membership-of-unsc/

Putz, Catherine. 2020. '2020 Edition: Which Countries Are for or Against China's Xinjiang Policies?' The Diplomat. 9 October. https://thediplomat.com/2020/10/2020-edition-which-countries-are-for-or-against-chinas-xinjiang-policies/

Radio Free Asia. 2020. 'Egypt, Morocco, Saudi Arabia Deport Uyghurs to China, Ignoring Protest by Rights Groups'. 16 October. https://www.rfa.org/english/news/uyghur/deportation-10162020150910.html

Ruser, Nathan. James Leibold, Kelsey Munro and Tilla Hoja 2020. 'Cultural Erasure: Tracing the Destruction of Uyghur and Islamic Spaces in Xinjiang'. Australian Strategic Policy Institute. 24 September. https://www.aspi.org.au/report/cultural-erasure

Samuel, Sigal. 2018. 'China Is Treating Islam Like a Mental Illness'. The Atlantic. 28 August. https://www.theatlantic.com/international/archive/2018/08/china-pathologizing-uighur-muslims-mental-illness/568525/

The Consulate General of the People's Republic of China in Toronto. 2021. 'Main Data of Xinjiang Uygur Autonomous Region from the Seventh National Population Census'. 14 June. https://web.archive.org/web/20220613171035/https://www.fmprc.gov.cn/ce/cgtrt/eng/news/t1884310.htm

United Nations News. 2022. 'UN Human Rights Chief Welcomes UN Resolution on China's Xinjiang, Calls for Concrete Action'. 31 August. https://news.un.org/en/story/2022/08/1125932

Uyghur Human Rights Project (UHRP). 2022. 'Beyond Silence: Collaboration Between Arab States and China in the Transnational Repression of Uyghurs'. 24 March. https://uhrp.org/report/beyond-silence-collaboration-between-arab-states-and-china-in-the-transnational-repression-of-uyghurs/

Wani, Ayjaz. 2023. 'China's Fading Perception Management in Xinjiang'. Observer Research Foundation. 17 January. https://www.orfonline.org/expert-speak/chinas-fading-perception-management-in-xinjiang/

World Bulletin. 2009. 'Iranian Clerics Condemn China, Iran's Silence on Uighur Victims'. 19 July. https://www.worldbulletin.net/archive/iranian-clerics-condemn-china-irans-silence-on-uighur-victims-h44728.html

Younes, Ali. 2019. 'Activists Hail Qatar Withdrawal from Pro-China Text Over Uighurs'. Al Jazeera. 21 August. https://www.aljazeera.com/news/2019/8/21/activists-hail-qatar-withdrawal-from-pro-china-text-over-uighurs

Zafar, Abu. 2023. 'Civil War in Syria: Understanding the Chinese Response'. In Mujib Alam and Sujata Ashwarya (Eds.). Arab Spring and its Legacies. New Delhi: KW Publishers. 106-121